بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 رفروری 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کے غزوات اور فتوحات کا ذکر چل رہا تھا۔ آج وہی بیان کروں گا۔ علی بن محمد مدائنی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کے دور میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 30 ہجری میں طبرستان کا قلع فتح کیا۔ اسی طرح فتح سواری 31 ہجری میں ہوئی۔

فتح آرمینہ 31 ہجری میں ہوئی۔ فتح خراسان 31 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن عامر خراسان کی طرف روانہ ہوئے اور انہوں نے ابر ہہ شہر طوس، ابی ورد اور نصاح کو فتح کر لیا یہاں تک کہ وہ سرخس پہنچ گئے۔ بلاد روم کی طرف پیش قدمی 32 ہجری میں ہوئی۔ 32 ہجری میں امیر معاویہ نے بلاد روم سے جنگ کی حتی کہ وہ قسطنطنیہ کے دروازے پر جا پہنچے۔

ابوالعشب سعدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ احنب بن قیس کی اہل مرو روز تالقان فاریاب اور جوزاجان سے رات کی تاریکی تک جنگ جاری رہی حتی کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کیا۔ بلخ کی فتح 32 ہجری میں ہوئی احنب بن قیس مرو روز سے بلخ کی طرف گئے اور وہاں جا کر اہل بلخ کا محاصرہ کر لیا۔ ہرات کی مہم 32 ہجری میں ہوئی حضرت عثمان نے خلید بن عبداللہ بن حنفی کو ہرات اور باذغیس کی طرف روانہ کیا انہوں نے ان دونوں کو فتح کر لیا۔

حضرت عثمان کے دور میں برصغیر پاک و ہند میں اسلام پہنچ گیا۔ مصر اور شام حضرت عمر کے زمانے میں فتح ہوئے اور افریقیہ اور خراسان اور سندھ کا کچھ علاقہ حضرت عثمان کے دور میں فتح ہوا۔ حضرت عثمان کے عہد میں حضرت عبداللہ بن معمر کو فوج کا ایک دستہ دے کر مکران اور سندھ کی طرف بھیجا گیا۔ فتوحات مکران میں انہوں نے خوب بہادری کے جوہر دکھائے۔ بعد ازاں اس نواح کے مفتوحہ علاقوں کی امارت ان کے سپرد ہوئی۔ حضرت مجاشع نے موجودہ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں اسلامی فوج کے ایک دستہ کی کمان کرتے ہوئے مخالفین اسلام سے جہاد کیا۔ حضرت مجاشع نے حضرت عثمان کے دور خلافت میں پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں مخالفین اسلام سے جنگ کی اور اس سے ملحقہ علاقے سجستان پر علم لہرایا اس کے بعد مسلمانوں نے برصغیر کے ان

علاقوں میں سکونت اختیار کر لی اور انہیں اپنا وطن قرار دے دیا تھا۔ 4

حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمان کے دور خلافت میں فتنہ کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں بھی ہیں۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے۔ اگر لوگ تجھ سے اس قمیص کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو تو ان کے کہنے پر اسے ہرگز نہ اتارنا۔

حضرت کعب بن اجرح نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا اور اسے قریب بتایا۔ اسی اثنا میں وہاں سے ایک شخص گزرا جس نے سر ڈھانپا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص اس دن ہدایت پر ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے چھلانگ لگائی اور اس شخص کو پکڑا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ حضرت عائشہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے پاس بعض صحابہ ہوں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کی خدمت میں ابوبکر کو نہ بلا لیں آپ خاموش رہے۔ پھر ہم نے کہا کیا ہم آپ کی خدمت میں عمر کو نہ بلا لیں آپ خاموش رہے۔ پھر ہم نے کہا کیا ہم آپ کی خدمت میں عثمان کو نہ بلا لیں آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے تنہائی میں ملے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے گفتگو فرمانے لگے اور عثمان کے چہرے کا رنگ بدل رہا تھا۔ قیس کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان نے یوم الدار کے موقع پر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تاکیدی ارشاد فرمایا تھا اور میں اس کی طرف جا رہا ہوں۔ اَنَا صَابِرٌ عَلَيۡهِ۔ میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ یوم الدار اس دن کو کہا جاتا ہے جس دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منافقوں نے آپ کے گھر میں محصور کر دیا تھا اور پھر انتہائی بے دردی سے شہید کر دیا۔

حضرت عثمان کے دور خلافت میں اختلافات کا آغاز اور اس کی وجوہات کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان اور حضرت علی، یہ دونوں بزرگ اسلام کے اولین فدائیوں میں سے ہیں اور ان کے ساتھی بھی اسلام کے بہترین ثمرات میں سے ہیں۔ ان کی دیانت اور ان کے تقویٰ پر الزام کا آنا درحقیقت اسلام کی طرف عار کا منسوب ہونا ہے اور جو مسلمان بھی سچے دل سے اس حقیقت پر غور کرے گا اس کو اس نتیجہ پر پہنچنا پڑے گا کہ ان لوگوں کا وجود درحقیقت تمام قسم کی دھڑے بندیوں سے ارفع اور بالا ہے۔ جہاں تک میری تحقیق ہے ان بزرگوں اور ان کے دوستوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ اسلام کے دشمنوں کی کارروائی ہے۔ سوال یہ ہے کہ فتنہ کہاں سے پیدا ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے بعض بدعتیں شروع کر دی تھیں جن سے مسلمانوں میں جوش پیدا ہو گیا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت علی نے خلافت کے لئے خفیہ کوشش شروع کر دی تھی اور حضرت عثمان کے خلاف مخالفت پیدا کر کے انہیں قتل کرا دیا تھا تا کہ خود خلیفہ بن جائیں۔ لیکن یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور اس فتنہ کی اور ہی وجوہات تھیں۔ حضرت عثمان اور حضرت علی کا دامن اس قسم کے الزامات سے بالکل پاک ہے۔ وہ نہایت مقدس انسان تھے۔ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان کی شروع خلافت میں چھ سال تک ہمیں کوئی فساد نظر نہیں آتا بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عام طور پر آپ سے خوش تھے۔ لیکن چھ سال کے بعد ساتویں سال میں ہمیں ایک تحریک نظر آتی ہے اور وہ تحریک حضرت عثمان کے خلاف نہیں ہے بلکہ یا تو صحابہ کے خلاف ہے یا بعض گورنروں کے خلاف۔ چنانچہ طبری بیان کرتا ہے کہ

لوگوں کے حقوق کا حضرت عثمان پورا خیال رکھتے تھے مگر وہ لوگ جن کو اسلام میں سبقت اور قدامت حاصل نہ تھی وہ سابقین اور قدیم مسلمانوں کے برابر نہ تو مجالس میں عزت پاتے اور نہ حکومت میں ان کو ان کے برابر حصہ ملتا اور نہ مال میں ان کے برابر کا حق ہوتا تھا۔ اس پر کچھ مدت کے بعد بعض لوگ اس تفصیل پر گرفت کرنے لگے اور اسے ظلم قرار دینے لگے۔ مگر یہ لوگ عامۃ المسلمین سے ڈرتے بھی تھے اور اس خوف سے کہ لوگ ان کی مخالفت کریں گے اپنے خیالات کو ظاہر نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے یہ طریق اختیار کیا ہوا تھا کہ خفیہ خفیہ صحابہ کے خلاف لوگوں میں جوش پھیلاتے تھے۔ ہوتے ہوتے یہ گروہ تعداد میں زیادہ ہونے لگا اور اس کی ایک بڑی تعداد ہوگئی۔

یہ سب سورشیں خفیہ منصوبہ کا نتیجہ تھیں اس کے اصل بانی یہودی تھے جن کے ساتھ طمع دنیاوی میں مبتلا بعض مسلمان جو دین سے نکل چکے تھے وہ شامل ہو گئے تھے۔ چنانچہ کوفہ میں انہی فساد چاہنے والوں کی ایک مجلس بیٹھی اور اس میں لوگوں نے بالاتفاق یہی رائے دی کہ کوئی شخص اس وقت تک سر نہیں اٹھا سکتا جب تک کہ عثمان کی حکومت ہے۔ عثمان ہی کا ایک وجود تھا جو سرکشی سے باز رکھے ہوئے تھا اس کا درمیان سے ہٹانا آزادی سے اپنی مرادیں پوری کرنے کے لئے ضروری تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے ان مفسدوں کو بھی بلوایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بھی جمع کیا اور ان لوگوں کا سب حال سنایا اور بتایا کہ مفسدین کیا فساد پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر سب صحابہ نے فتویٰ دیا کہ ان لوگوں کو قتل کر دیا جائے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسے وقت میں کہ ایک امام موجود ہو اپنی اطاعت یا کسی اور کی اطاعت کے لئے لوگوں کو بلاوے اس پر خدا کی لعنت ہو تم ایسے شخص کو قتل کر دو خواہ کوئی ہو۔ حضرت عثمان نے صحابہ کا یہ فتویٰ سن کر فرمایا کہ نہیں ہم ان کو معاف کریں گے اور ان کے عذروں کو قبول کریں گے اور اپنی ساری کوشش سے ان کو سمجھاویں گے اور کسی شخص کی مخالفت نہیں کریں گے جب تک کہ وہ کسی حد شرعی کو نہ توڑے یا اظہار کفر نہ کرے۔

حضرت عثمان نے صحابہ سے کہا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے سفر میں پوری نماز ادا کی حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نماز قصر کیا کرتے تھے۔ مگر میں نے صرف منیٰ میں پوری نماز پڑھی ہے اور وہ بھی دو وجہ سے ایک تو یہ کہ میری وہاں جائیداد تھی اور میں نے وہاں شادی کی ہوئی تھی دوسرے یہ کہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ چاروں طرف سے لوگ ان دنوں حج کیلئے آئے ہیں ان میں سے ناواقف لوگ کہنے لگیں گے کہ خلیفہ تو دو رکعت پڑھتا ہے اور اس لئے دو رکعت ہی نماز ہوگی۔ کیا یہ بات درست نہیں صحابہ نے جواب دیا کہ ہاں درست ہے۔ پھر حضرت عثمان نے فرمایا دوسرا الزام یہ لگاتے ہیں کہ میں نے رَکھ مقرر کرنے کی بدعت جاری کی ہے حالانکہ یہ الزام غلط ہے رَکھ مجھ سے پہلے مقرر کی گئی تھی حضرت عمر نے اس کی ابتدا کی تھی اور میں نے صرف صدقہ کے اونٹوں کی زیادتی پر اس کو وسیع کیا تھا اور پھر رَکھ میں جو زمین لگائی گئی ہے وہ کسی کا مال نہیں ہے یہ سرکاری زمین تھی اور میرا اس میں کوئی فائدہ بھی نہیں ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں درست ہے۔ پھر حضرت عثمان نے فرمایا کہ یہ کہتے ہیں کہ نوجوانوں کو حاکم بناتا ہے حالانکہ میں ایسے ہی لوگوں کو حاکم بناتا ہوں جو نیک صفات نیک اطوار ہوتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اسامہ بن زید کے سردار لشکر مقرر کرنے پر اس سے زیادہ اعتراض کئے گئے تھے جواب مجھ پر کئے جاتے ہیں۔ کیا یہ

درست نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں درست ہے۔ غرض اسی طرح حضرت عثمان نے تمام اعتراضات ایک ایک کر کے بیان کئے اوران کے جواب بیان کئے۔

صحابہ برابر زور دیتے کہ ان کو قتل کر دیا جائے مگر حضرت عثمان نے ان کی یہ بات نہ مانی اوران کو چھوڑ دیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مفسد لوگ کس کس قسم کے فریب اور دھوکے سے کام کرتے تھے اوراس زمانے میں جبکہ پریس اور سامان سفر کا وہ انتظام نہ تھا جو آجکل ہے کیسا آسان تھا کہ یہ لوگ ناواقف لوگوں کو گمراہ کر دیں۔ اصل میں ان لوگوں کے پاس کوئی معقول وجہ فساد کی نہیں تھی نہ حق ان کے ساتھ تھا نہ یہ حق کے ساتھ تھے ان کی تمام کارروائیوں کا دارومدار جھوٹ اور باطل پر تھا اور صرف حضرت عثمان کا رحم ان کو بچائے ہوئے تھا ورنہ مسلمان ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ وہ دیکھتے تھے کہ ایسے لوگوں کو جلد سزا نہ دی گئی تو اسلامی حکومت تہ و بالا ہو جائے گی مگر حضرت عثمان رحم مجسم تھے وہ چاہتے تھے کہ جس طرح ہو ان لوگوں کو ہدایت مل جائے اور یہ کفر پر نہ مریں۔ حضرت عثمان کا رحم و کرم انہوں نے دیکھا اور ہر ایک شخص کی جان اس پر گواہی دے رہی تھی کہ اس شخص کا مثیل اس وقت دنیا کے پردے پر نہیں مل سکتا اتنا رحم کرنے والا مگر بجائے اس کے کہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے یہ لوگ غیض و غضب کی آگ میں اور بھی زیادہ جلنے لگے اور اپنے لاجواب ہونے کو اپنی ذلت اور حضرت عثمان کے عفو اور اپنے حسن تدبیر کا نمونہ سمجھتے ہوئے آئندہ کے لئے اپنی بقیہ تجویز کے پورے کرنے کی تدابیر سوچتے ہوئے یہ لوگ واپس چلے گئے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ سلسلہ ابھی جاری ہے آئندہ انشاء اللہ ہوگا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم عبدالقادر صاحب بشیر احمد شہید، مکرم اکبر علی صاحب اسیر راہ مولیٰ، مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب اور مکرم مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا ذکر خیر فرمایا۔ ان کیلئے دعائے مغفرت فرمائی اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. عِبَادَ اللّٰهِ رحمكم الله اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 26th - FEBUARY - 2021

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB